

# سُنَّت کے مطابق نماز پڑھنے کا طریقہ

مکمل طریقہ نماز باحوالہ، ارکان نماز میں کوتاہی پر وعیدیں، ارکان کے فضائل اور نماز میں ہونے والی عمومی غلطیوں کی نشاندہی پر مشتمل ایک جامع رسالہ

تالیف

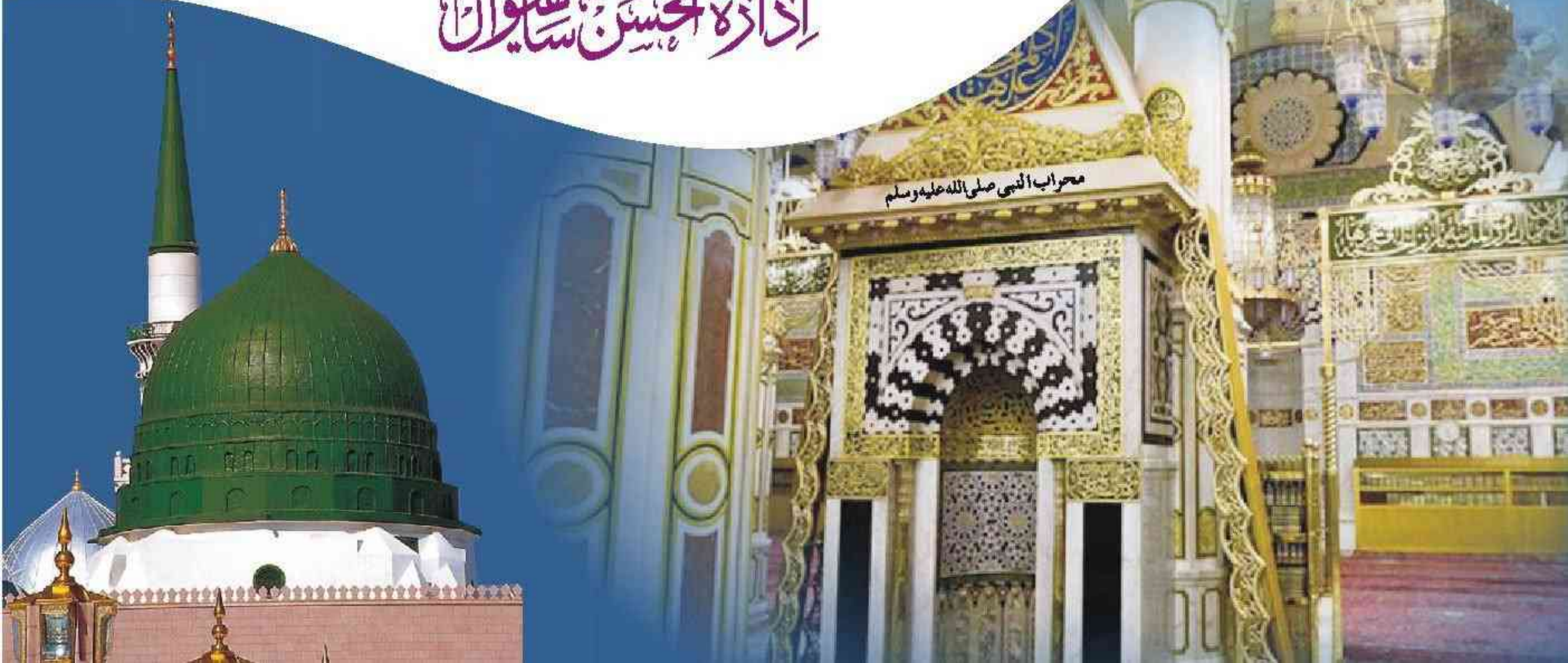
مفتی ساجد الرحیم

رئیس جامعہ احسن ساہیوال  
مدیر اعلیٰ ماہنامہ ”دین کی دنیا“ ساہیوال

ناشر

ادارۃ الحسنین ساہیوال

محراب النبی صلی اللہ علیہ وسلم



## تقریظ

شفیق الامت، ولی کامل، حضرت اقدس

حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب دامت برکاتہم العالیہ

شیخ الحدیث جامعہ محمدیہ چوہدری لاہور  
استاذ الحدیث جامعہ مدنیہ جدید رائے ونڈ روڈ لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ رب ذوالجلال کا بہت بڑا احسان اور فضل و کرم ہے کہ انہوں نے اس دارِ فانی میں ہماری ہر ضرورت کا بندوبست کر رکھا ہے، بھوک لگتی ہے قسمائیں کے کھانے دسترخوان پر سب سے ہوتے ہیں اور پیاس لگتی ہے قسمائیں کے مشروبات دسترخوان پر سب سے ہوتے ہیں، جس طرح اللہ تعالیٰ نے ہمارے کھانے کی، پینے کی، رہائش کی اور لباس وغیرہ کی ہر ضرورت کا بندوبست کر رکھا ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ہمیں جنت کی ٹھنڈی ہواؤں میں پہنچانے کے لیے ہماری راہ نمائی کا پورا پورا بندوبست کر رکھا ہے اور بندوبست کیا ہے؟ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک قدم ہیں اور آپ کے پیارے نورانی طریقے ہیں، لہذا زندگی کے کسی بھی شعبے میں آپ کے اُن پیارے طریقوں کو اپنے سینے سے لگا لیا جائے اور اُن پر عمل کر لیا جائے تو اللہ تعالیٰ جنت کی ٹھنڈی ہواؤں کی جھلک دنیا میں دکھلا دیں گے، یا مصرف القلوب صرف قلوبنا علی طاعتک باتباع سنۃ حبیبک محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

اللہ تعالیٰ جزائے خیر نصیب فرمائے ہمارے نیک مخلص بھائی حضرت مولانا

مفتی ساجد الرحیم صاحب دامت برکاتہم العالیہ کو جنہوں نے بڑی محبت سے ایک عمدہ

رسالہ بنام ”سنت کے مطابق نماز پڑھنے کا طریقہ“ تحریر فرمایا ہے، اللہ تعالیٰ اس نیک

کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اپنی رضا اور خوشنودی کے حصول کا ذریعہ بنائے

اور اتباع سنت کے جذبے سے سب کو منور فرمائے۔ آمین یا اللہ العالمین

محمد حسن صاحب  
محمد حسن صاحب

۱۴۳۲/۱۱/۱۸

# سُنَّت کے مطابق نماز پڑھنے کا طریقہ

مکمل طریقہ نماز باحوالہ، ارکان نماز میں کوتاہی پر وعیدیں، ارکان کے فضائل اور نماز میں ہونے والی عمومی غلطیوں کی نشاندہی پر مشتمل ایک جامع رسالہ

تالیف

مفتی ساجد الرحیم

رئیس جامعہ الحسن ساہیوال  
مدیر اعلیٰ ماہنامہ ”دین کی دنیا“ ساہیوال

ناشر

ادارۃ الحسن ساہیوال

محراب النبی صلی اللہ علیہ وسلم

0321-6910186

طبع اول ۱۴۳۷ھ - 2016

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## پیش لفظ

اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں جتنے احکام دیے ہیں ان کے صحیح، درست اور کامل ہونے کے لیے دو چیزیں ضروری ہیں: ایک اخلاص، دوسرا صدق۔ اخلاص تو یہ ہے کہ وہ عمل خالص اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لیے اور اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے ہو، اس میں ریا کاری، دکھلاوا اور نمود و نمائش نہ ہو۔ جبکہ صدق یہ ہے کہ وہ عمل بذاتِ خود صحیح اور درست ہو اور شریعت نے اس کے لیے جو طریقہ بتایا ہے اس طریقہ کے مطابق اس کو ادا کیا گیا ہو، جس کا حاصل یہ ہے کہ وہ عمل سنت کے مطابق ہو، جس عمل میں یہ دونوں وصف پائے جائیں گے، وہ عمل اللہ کے ہاں مقبولیت پاتا ہے اور نورانی ہو جاتا ہے اور اگر ان دو وصفوں میں سے کوئی ایک نہ پایا جائے تو وہ عمل نہ صرف یہ کہ پُر نور نہیں رہتا بلکہ سرے سے اجر و ثواب سے خالی رہتا ہے، اس لیے ضروری ہے کہ ہر عمل کو اخلاص اور سنت کے مطابق ادا کیا جائے اور یہ اسی وقت ممکن ہے جبکہ یہ معلوم ہو کہ اس عمل کو صحیح اور سنت کے مطابق ادا کرنے کا طریقہ کیا ہے؟ اسی ضرورت کے پیش نظر یہ کتابچہ ”سنت کے مطابق نماز پڑھنے کا طریقہ“ تحریر کیا گیا ہے، تاکہ ہر مسلمان اسے پڑھ کر نماز جیسے عظیم الشان عمل کو سنت کے مطابق ادا کر سکے۔

اگرچہ اس موضوع پر ہمارے اکابر کے دیگر رسائل اور کتابچے بھی مل جاتے ہیں، جن میں ہمارے استاد گرامی شیخ الاسلام، حضرت مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم کا کتابچہ بھی مقبول عام ہے، مگر چونکہ یہ اکثر رسائل خطاب و تقاریر کا مجموعہ ہیں،



کوئی مستقل اُن کی تصنیف نہیں، اس لیے ان رسائل کو دلائل وحوالہ جات سے مزین نہیں کیا گیا، اور ان میں ارکانِ نماز کے فضائل اور ان میں کوتاہی پر وعیدیں بیان نہیں ہوئیں اور نہ ہی ان میں نماز کی عمومی غلطیوں کی الگ سے نشان دہی کی گئی ہے، مگر اس کتابچے میں بحمد اللہ تعالیٰ مندرجہ ذیل تمام چیزوں کا اہتمام کیا گیا ہے:

(۱) ہر مسئلے کو مستند کتابوں کے متعدد دلائل سے مزین کیا گیا ہے۔ (۲) نماز کے اندر آنے والے کسی رکن کی اگر کوئی مستند فضیلت ملی تو اس کو ذکر کر دیا۔ (۳) اسی طرح اگر کسی رکن کی ادائیگی میں کوتاہی پر کوئی وعید ملی تو اسے جلی عنوان سے ذکر کر دیا۔ (۴) عوام الناس میں عمومی طور پر نماز کے ہر رکن میں جو غلطیاں پائی جاتی ہیں، انھیں اسی رکن کے آخر میں واضح عنوان کے ساتھ ذکر کر دیا۔ (۵) پھر اس سب کے باوجود الحمد للہ اس کتاب میں اختصار کو پیش نظر رکھا گیا۔

آخر میں دُعا ہے کہ اللہ کریم اس رسالہ کو قبولیت تامہ، مقبولیت تامہ اور نافعیت کاملہ عطا فرمائے اور میرے ساتھ اس رسالہ کی ترتیب و اشاعت میں عملی یا مالی تعاون کرنے والے تمام احباب کو اپنے شایانِ شان جزائے خیر عطا فرمائے اور ہم سب کے لیے اسے صدقہ جاریہ اور ذریعہ نجات بنائے۔ **امین یا رب العالمین**

ساجد الرّحیم غفرلہ

خادم جامعۃ الحسن ساہیوال

۱۳ ذوالقعدہ / ۱۴۳۷ھ

17-08-2016ء

## نماز شروع کرنے سے پہلے

- 1 جب نماز پڑھنے کا ارادہ ہو تو سب سے پہلے اچھی طرح وضو کر لیں۔  
(سنن ابی داؤد: 2511 م: رحمانیہ. سورة مائدہ: آیت نمبر 5)
- 2 نماز پڑھنے کی جگہ، لباس اور بدن پاک ہو۔ (الصحيح للبخاری: 4611 م: قدیمی. ہندیہ: 5811 م: رشیدیہ)
- 3 نماز کا وقت ہو۔ (جامع الترمذی: 2111 م: فاروقی کتب خانہ. ہندیہ: 5811 م: رشیدیہ)
- 4 قبلے کی طرف رخ کر کے سیدھے کھڑے ہوں۔  
(سورة البقرہ: آیت نمبر 144. الصحيح للبخاری: 5711 م: قدیمی. رد المحتار: 42811 م: سعید)
- 5 گردن اور سینہ جھکا کر کھڑا ہونا درست نہیں۔ (ہندیہ: 7311 م: رشیدیہ)
- 6 دونوں پاؤں پر برابر وزن ہو۔ (ہندیہ: 10811 م: رشیدیہ)
- 7 ایک پاؤں پر زیادہ وزن ہو اور دوسرا پاؤں اس طرح ڈھیلا ہو کہ اس میں خم آجائے یہ نماز کے آداب کے خلاف ہے۔ (ہندیہ: 6911 م: رشیدیہ)
- 8 قیام کی حالت میں نظر سجدے کی جگہ پر رہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح: 9111 م: حقانیہ. ہندیہ: 7211 م: رشیدیہ)
- 9 حالت نماز میں آسمان کی طرف نظریں نہ اٹھائے۔

## آسمان کی طرف نظریں اٹھانے پر وعید:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو لوگ اپنی نظروں کو نماز میں آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں، وہ (اس سے) باز آجائیں یا پھر ان کی نگاہیں واپس نہیں لوٹیں گی۔ (السنن الکبریٰ: 4012 م: دارالکتب العلمیہ)

نماز کی حالت میں دائیں بائیں دیکھنا جائز نہیں۔ 10



سنت کے مطابق نماز پڑھنے کا طریقہ

5

دائیں بائیں دیکھنے پر وعید:

آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ عزوجل مسلسل بندے پر متوجہ رہتے ہیں، جب تک وہ ادھر ادھر متوجہ نہ ہو، جب بندہ دائیں بائیں اپنا رخ پھیر لے تو اللہ تعالیٰ بھی اپنی توجہ ہٹا لیتے ہیں۔  
(السنن الکبریٰ: 40012، م: دارالکتب العلمیہ)

11 دونوں پاؤں بالکل سیدھے اور قبلہ رخ ہوں، جس کا طریقہ یہ ہے کہ ایڑیوں اور پنچوں کے درمیان فاصلہ برابر رکھیں۔ (مراقی الفلاح: 262، م: قدیمی)

پاؤں رکھنے میں عمومی غلطیاں:

پاؤں رکھنے میں عام طور پر تین طرح کی غلطیاں کی جاتی ہیں:  
(۱) ایڑیاں جوڑ کر نیچے شمالاً جنوباً کھول لیے جاتے ہیں۔ (۲) دونوں پاؤں کو اس طرح جوڑ لیا جاتا ہے کہ دونوں میں بالکل فاصلہ نہیں ہوتا۔ (۳) یا پھر ایک پاؤں آگے اور دوسرا پیچھے رکھ لیا جاتا ہے۔ پاؤں رکھتے وقت دیکھ لیا جائے کہ ان تین میں سے کوئی غلطی تو نہیں ہو رہی۔

12 دونوں پاؤں کے درمیان کم از کم چار انگلی کا فاصلہ ہو، زیادہ کی کوئی حد نہیں، بلکہ آپ اپنے بدن کے اعتبار سے جتنا مناسب فاصلہ رکھنا چاہیں رکھ سکتے ہیں۔

(رد المحتار: 16312، م: رشیدیہ)

13 شلوار، تہبند اور پاجامہ وغیرہ ٹخنوں سے اونچا ہو۔ (سنن ابی داؤد: 10311، م: رحمانیہ)

نماز کی حالت میں شلوار ٹخنوں سے نیچے لٹکانے پر وعید:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کی

نماز قبول نہیں کرتے جس نے اپنی شلوار ٹخنوں سے نیچے لٹکار رکھی

۷۰۔ (مشکوٰۃ: 74۱۱ م: رحمانیہ)

## نماز شروع کرتے وقت

1 نماز شروع کرنے سے پہلے دل میں نیت کر لیں کہ میں فلاں نماز پڑھ رہا ہوں،

اگر زبان سے بھی نیت کے الفاظ کہہ لیں تو زیادہ بہتر ہے، مگر ضروری نہیں۔

(سورۃ البینۃ: آیت نمبر 5. الصحيح للبخاری: 2۱1، م: قدیمی . ہندیہ: 65۱1، م: رشیدیہ)

2 اگر جماعت کے ساتھ نماز پڑھ رہے ہوں، تو پھر امام کی اقتداء کی بھی نیت

کر لیں۔ (الصحيح للبخاری: 2۱1، م: قدیمی . ہندیہ: 66۱1، م: رشیدیہ)

3 اگر امام ہو تو وہ بھی مقتدیوں کی نیت کرے۔

(الصحيح للبخاری: 2۱1، م: قدیمی . ہندیہ: 66۱1، م: رشیدیہ)

## تکبیر تحریمہ کا طریقہ

1 تکبیر تحریمہ کے لیے ہاتھ اس انداز میں اٹھائیں کہ ہتھیلیوں کا رخ قبلے کی

طرف ہو۔ (السنن الكبرى: 42۱2، م: دارالکتب العلمیہ)

2 اور انگلیوں کے سرے کان کی نو کے برابر آجائیں، اگر مل بھی جائیں تو کوئی

حرج نہیں اور باقی انگلیاں اوپر کی طرف سیدھی ہوں، انگلیاں اپنی طبعی حالت

پر رہیں۔ (الصحيح لمسلم: 205۱1، م: رحمانیہ. رد المحتار: 208۱2، م: رشیدیہ)

3 پھر ”اللہ اکبر“ کہہ کر دونوں ہاتھ ناف سے ذرا نیچے اس طرح باندھیں کہ

دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر آجائے اور دائیں ہاتھ کے





سنت کے مطابق نماز پڑھنے کا طریقہ

7

انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے بائیں ہاتھ کے پہنچے کے گرد حلقہ بنا کر اسے پکڑ لیں اور باقی تینوں انگلیاں بائیں کلائی کی پشت پر اس انداز میں رکھیں کہ ان کا رُخ کہنی کی طرف ہو۔ (السنن للنسائی: 155\1، م: رحمانیہ، ہندیہ: 73\1، م: رشیدیہ)

ہاتھ اٹھانے اور ہاتھ باندھنے میں عمومی غلطیاں:

یہاں ہاتھ اٹھانے میں اور ہاتھ باندھنے میں عام طور پر تقریباً چھ طرح کی غلطیاں کی جاتی ہیں:

- (۱) یا تو ہاتھ کانوں کی بجائے سینہ کے برابر اٹھائے جاتے ہیں۔ (۲) یا کندھوں کے برابر۔ (۳) یا ہتھیلیوں کا رُخ بجائے قبلہ کے گردن کی طرف کر دیا جاتا ہے۔
  - (۴) یا انگلیوں کا رُخ بجائے آسمان کے پشت کی جانب کر دیا جاتا ہے۔ (۵) اسی طرح ہاتھ باندھنے میں بعض لوگ یہ غلطی کرتے ہیں کہ یا تو بالکل ناف سے بھی اوپر ہاتھ باندھتے ہیں، یا پھر ناف سے بہت نیچے ڈھیلے چھوڑ دیتے ہیں اور کچھ لوگوں کا بایاں ہاتھ الگ سے لٹک رہا ہوتا ہے۔ (۶) اور بعض لوگ دائیں ہتھیلی کو بائیں ہتھیلی کے اوپر رکھنے کی بجائے بائیں بازو اور کلائی پر رکھ لیتے ہیں۔
- یاد رکھیں یہ تمام غلط طریقے ہیں، ان سے بچنا چاہیے۔

## جب قیام کریں

1 اگر اکیلے نماز پڑھ رہے ہوں یا امام ہوں تو پہلے ثناء، پھر تعویذ، پھر تسمیہ، پھر سورہ فاتحہ اور اس کے بعد اگر کوئی سورت پڑھنا ہو تو دوبارہ ”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ“ پڑھیں اور اگر آخر سورت یا درمیان سورت سے پڑھنا ہو تو ”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ“

الرَّحِيمِ“ پڑھنے کی ضرورت نہیں، لیکن اگر جماعت کے ساتھ نماز پڑھ رہے ہیں تو صرف ثناء پڑھ کر خاموش ہو جائیں۔

(الجامع الترمذی: 3311م: فاروقی، السنن لابی داؤد: 12711م: رحمانیہ، شرح معانی الآثار: 13311م: رحمانیہ)

2 اور امام کی قرأت خاموشی سے سنیں۔ (شرح معانی الآثار: 14411م: رحمانیہ، سورة الاعراف: 160)

3 جب امام ”وَلَا الضَّالِّينَ“ کہے تو آپ آہستہ ”امین“ کہیں۔ (سورة الاعراف: 55، مشکوٰۃ: 7911م: خطابیہ)

### امین کہنے کی فضیلت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی امین کہتا ہے اور فرشتے آسمانوں میں امین کہتے ہیں، پس ان میں سے ایک امین دوسرے امین کے موافق ہو جائے تو اس آدمی کے پہلے والے گناہ معاف ہو

جاتے ہیں۔ (الصحيح للبخاری: 17711م: رحمانیہ)

4 جب آپ اکیلے نماز پڑھ رہے ہوں، تو سورۃ فاتحہ پڑھنے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ ہر آیت

پر رک کر سانس توڑ دیں، مثلاً ”الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ“ پر سانس توڑ دیں، پھر

”الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ“ پر، پھر ”مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ“ پر، اس طرح پوری سورۃ فاتحہ

پڑھیں، لیکن فاتحہ کے علاوہ جب کوئی اور سورت پڑھیں تو ایک سانس میں ایک سے

زیادہ آیتیں بھی پڑھ سکتے ہیں۔ (الصحيح لمسلم: 20611م: رحمانیہ، رد المحتار: 54011م: سعید)

### جب رکوع کریں

1 قرأت مکمل کرنے کے بعد ”اللَّهُ أَكْبَرُ“ کہہ کر رکوع میں جائیں۔

(الصحيح للبخاری: 10911م: قدیمی، الفقه الاسلامی و ادلتہ: 88912م: رشیدیہ)



2 رکوع میں اوپر کا دھڑ اس قدر جھکائیں کہ گردن اور پشت دونوں کی سطح برابر ہو

جائے۔ (السنن لأبی داؤد: 13311م: رحمانیہ. الفقه الاسلامی وادلثہ: 88912م: رشیدیہ)

3 گردن نہ اتنی جھکائیں کہ ٹھوڑی سینے سے لگ جائے اور نہ اتنی اٹھائیں کہ کمر

سے بلند ہو جائے۔ (السنن للنسائی: 17411م: رحمانیہ. الفقه الاسلامی وادلثہ: 88912م: رشیدیہ)

4 دونوں ہاتھوں سے گھٹنے مضبوطی سے پکڑ لیں جیسے گرنے والا کسی چیز کو پکڑتا ہے،

دونوں ہاتھوں کی انگلیاں خوب اچھی طرح کھلی ہوئی ہوں۔

(السنن للنسائی: 17411م: رحمانیہ. الفقه الاسلامی وادلثہ: 88912م: رشیدیہ)

5 کلائییاں اور بازو پہلو سے جدا رکھیں اور بالکل سیدھے اور تنے ہوئے ہوں،

اسی طرح ٹانگیں بھی بالکل سیدھی ہوں کہ ان میں خم نہ ہو۔ (السنن للنسائی: 17411م: رحمانیہ)

## رکوع میں عمومی غلطیاں:

رکوع کے اندر بھی عام طور پر پانچ غلطیاں کی جاتی ہیں:

(1) بعض لوگ ایسا کرتے ہیں کہ صرف رکوع کا اشارہ دیا اور ابھی جسم حرکت

ہی میں ہوتا ہے کہ پھر فوراً کھڑے ہو جاتے ہیں، جبکہ ایسا کرنا سنگین غلطی ہے۔

یاد رکھیں فقہاء کرام رحمہم اللہ نے رکوع کے اندر تین درجات تحریر فرمائے ہیں:

پہلا درجہ: اتنی دیر رکوع میں جھکے کے تمام ہڈیاں وغیرہ میں سکون پیدا ہو جائے،

یہ فرض ہے۔ دوسرا درجہ: ایک تسبیح یعنی ایک مرتبہ ”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ“ کی

بقدر ٹھہرنا واجب ہے۔ تیسرا درجہ: تین تسبیحات کی بقدر رکوع میں ٹھہرنا سنت

ہے۔ (معارف السنن: 913م: ایچ ایم سعید) اب جن لوگوں کا پہلا درجہ چھوٹ جائے ان



کی تو سرے سے نماز ہی نہیں ہوگی اور اگر دوسرا درجہ چھوٹ جائے تو بھول جانے کی صورت میں سجدہ سہو کر لینے سے نماز ہو جائے گی، جبکہ جان بوجھ کر ایسا کرنے سے نماز دوبارہ لوٹانا ضروری ہے۔ (الترغیب و الترہیب: 198\1 م: رشیدیہ)

(۲) بعض لوگ رکوع کرتے وقت صرف اتنا سا جھکتے ہیں کہ صرف انگلیوں کے سرے گھٹنوں تک پہنچتے ہیں۔ (۳) یا پھر انگلیوں سے گھٹنوں کو پکڑا تو ہوتا ہے مگر بازوؤں میں خم آیا ہوا ہوتا ہے۔ (۴) یا پھر گھٹنوں کو تو پکڑا ہوتا ہے اور بازو بھی تنے ہوتے ہیں، مگر ٹانگوں میں خم ہوتا ہے۔ (۵) اسی طرح رکوع کی حالت میں بعض لوگ سر یا تو زیادہ اٹھا لیتے ہیں یا پھر بالکل جھکا لیتے ہیں۔ یاد رکھیں یہ تمام صورتیں غلط ہیں، صحیح طریقہ وہ ہے جو اوپر لکھ دیا گیا۔

نظر پاؤں کی پشت کی طرف ہو۔ (الترغیب و الترہیب: 210\1 م: رشیدیہ، ہندیہ: 72\1 م: رشیدیہ)

دونوں پاؤں پر برابر وزن ہو، گھوڑے کی طرح ایک ٹانگ پر وزن دے کر نہ کھڑے ہوں۔ (ہندیہ: 108\1 م: رشیدیہ)

رکوع میں اتنی دیر رکھیں کہ کم از کم تین مرتبہ اطمینان سے ”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ“ کہہ سکیں۔ (الجامع الترمذی: 35\1 م: فاروقی، الفقہ الاسلامی و ادلہ: 889\2 م: رشیدیہ)

## جب رکوع سے کھڑے ہوں

رکوع مکمل کرنے کے بعد ”سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ“ کہہ کر رکوع سے اس طرح سیدھے کھڑے ہوں کہ جسم میں خم نہ رہے۔ (الصحيح للبخاري: 109\1 م: قدیمی)

اطمینان سے سیدھے کھڑے ہو کر ”رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ“ کہیں، یا ”اللَّهُمَّ رَبَّنَا



لَكَ الْحَمْدُ“ يَا رَبَّنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ“ کہیں۔

### قومہ کی دُعا کے فضائل:

حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم آپ علیہ السلام کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے، آپ علیہ السلام رکوع سے کھڑے ہوئے ”سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ“ کہا، ایک شخص نے یہ کلمات پڑھے ”رَبَّنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ“ جب آپ علیہ السلام نماز سے فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ ابھی یہ کلمات کس نے پڑھے ہیں؟ اس شخص نے کہا میں نے، آپ علیہ السلام نے فرمایا میں نے تم سے زیادہ فرشتوں کو دیکھا وہ ان کلمات کو پہلے پہلے لکھنے کے لیے جلدی سے لے رہے ہیں۔

(مشکوٰۃ المصابیح: 82\1 م: حقائقہ)

آپ علیہ السلام نے فرمایا جب امام ”سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ“ کہے تم ”اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ“ کہو جس کا قول فرشتوں کے موافق ہو جائے اس کے سابقہ گناہ معاف ہو جائیں گے۔ (مشکوٰۃ المصابیح: 82\1 م: حقائقہ)

اس حالت میں نظر سجدے کی جگہ پر رہے۔ (ہندیہ: 72\1 م: رشیدیہ)

3

### قومہ میں عمومی غلطیاں:

رکوع سے کھڑے ہونے کی حالت میں بعض لوگ سنگین غلطی کرتے ہیں کہ صرف قیام کا اشارہ دیا اور سجدے میں چلے گئے، یاد رکھیں صحیح مسئلہ یہ ہے کہ رکوع کے بعد ایک تسبیح کی بقدر کھڑا ہونا واجب ہے اور تین تسبیح کی بقدر سنت

ہے۔ (شامیہ: 464/1، م: ایچ ایم سعید) اب جو لوگ صرف قیام کا اشارہ کر کے سجدہ میں چلے جاتے ہیں ان کو نماز لوٹانا ضروری ہے۔

### رکوع و سجدہ اطمینان سے نہ کرنے پر وعید:

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگوں میں سب سے بڑا چور وہ ہے جو اپنی نماز میں سے چوری کرے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ نماز سے چوری کیسے کرے گا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ آدمی نماز میں رکوع اور سجود اچھے طریقے سے نہ کرے۔

(مشکوٰۃ: 84/1، م: رحمانیہ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رکوع و سجود میں اپنی پیٹھ کو بالکل سیدھا نہیں کرتا اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔

(السنن الکبریٰ: 126/2، م: دارالکتب)

### جب سجدے میں جائیں

پھر تکبیر کہتے ہوئے اس طرح سجدے میں جائیں کہ زمین پر ہاتھ لگنے سے

پہلے کمر میں جھکاؤ پیدا نہ ہو۔ (الصحيح للبخاری: 113/1، م: قدیمی، رد المحتار: 497/1، م: سعید)

پہلے گھٹنے زمین پر رکھیں، پھر ہاتھ، پھر ناک اور پھر پیشانی۔

(الصحيح للبخاری: 112/1، م: قدیمی، الفقه الاسلامی و ادلتہ: 893/2، م: رشیدیہ)

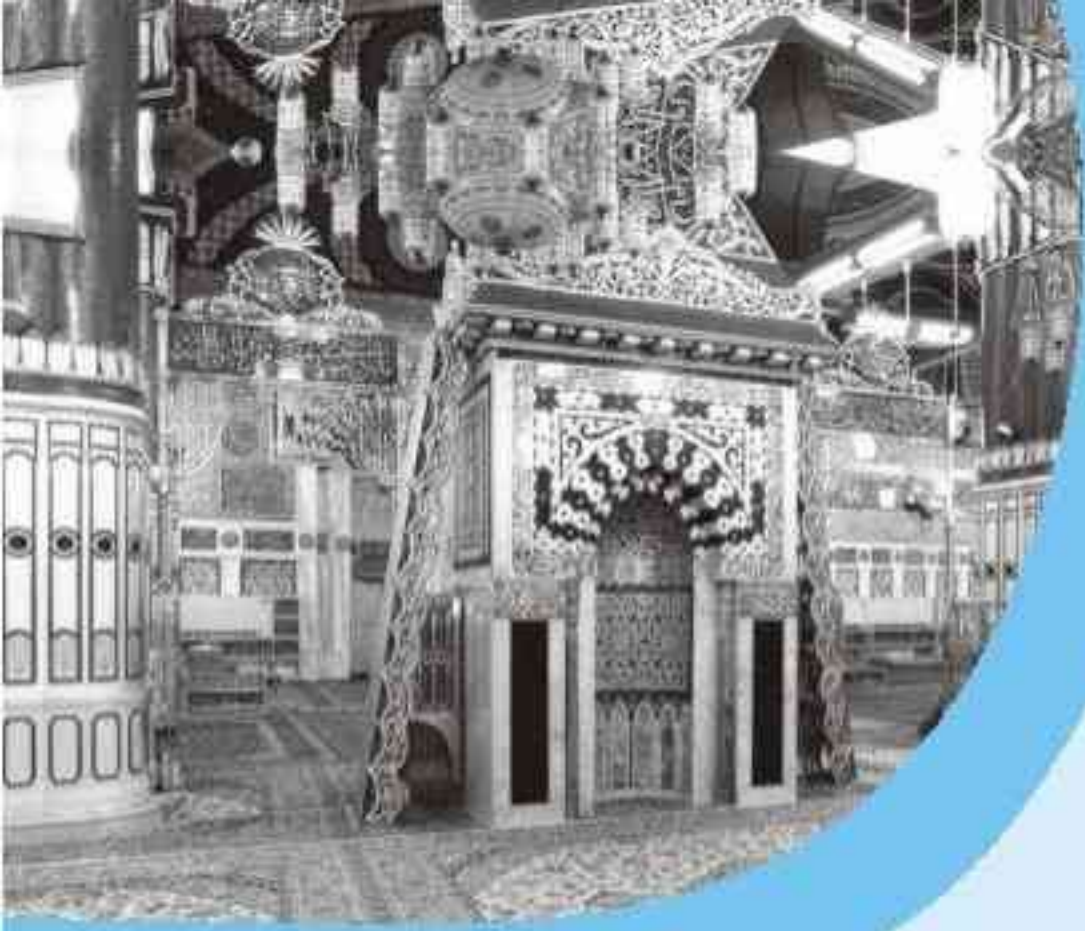
سجدے میں سر کو دونوں ہاتھوں کے درمیان اس طرح رکھیں کہ دونوں انگوٹھوں

کے سرے کانوں کی لو کے برابر آجائیں۔

1

2

3



(الجامع الترمذی: 371م: فاروقی. الفقه الاسلامی وادلته: 89312م: رشیدیہ)

دونوں ہاتھ بالکل سیدھے اور انگلیاں قبلہ رخ ہوں، ہاتھ ترچھے نہیں ہونے

4

چاہیے۔ (الجامع الترمذی: 371م: فاروقی. رد المحتار: 49811م: سعید)

### سجدہ میں قبلہ رخ ہاتھ رکھنے کی فضیلت:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اپنے ہاتھوں کو قبلہ کی طرف کرے، کیونکہ ہاتھ بھی چہرے کے ساتھ سجدہ کرتے ہیں۔

(مصنف ابن ابی شیبہ: 23611م: دارالکتب العلمیہ)

دونوں ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں ملی ہوئی ہوں، اُن میں زیادہ فاصلہ نہ ہو۔

5

(مجمع الزوائد: 26812م: دارالکتب. رد المحتار: 49811م: سعید)

کہنیاں زمین سے اٹھی ہوئی ہوں۔ (السنن لأبی داؤد: 13311م: رحمانیہ. الفقه الاسلامی: 89312م: رشیدیہ)

6

دونوں بازو پہلوؤں سے الگ ہوں۔ (الصحيح للبخاری: 11211م: قدیمی. ہندیہ: 7511م: رشیدیہ)

7

رائیں پیٹ سے جدا ہوں۔ (الصحيح للبخاری: 11211م: قدیمی. ہندیہ: 7511م: رشیدیہ)

8

پورے سجدے میں ناک زمین پر لگی رہے۔

9

(الصحيح للبخاری: 10911م: قدیمی. رد المحتار: 49811م: سعید)

### سجدہ میں ناک زمین پر نہ لگانے پر وعید:

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ ایک ایسے آدمی کے پاس سے گزرے جو سجدہ کر رہا تھا اور اس کی ناک زمین پر نہیں لگی ہوئی تھی، تو آپ علیہ السلام نے فرمایا، جس نے اس طرح نماز پڑھی کہ وہ اپنی ناک زمین پر

نہیں لگاتا، جیسا کہ پیشانی کو لگاتا ہے، تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ: 235/1، م: دارالکتب)

10 حالتِ سجدہ میں دونوں پاؤں اس طرح کھڑے رکھے جائیں کہ اکثر انگلیاں اچھی

طرح مڑ کر قبلہ رخ ہو جائیں۔ (الصحيح للبخاری: 112/1، م: قديمی. رد المحتار: 503/1، م: سعید)

11 سجدے کے دوران پاؤں زمین سے نہ اٹھیں۔ (الصحيح للبخاری: 112/1، م: قديمی. ہندیہ: 701/1، م: رشیدیہ)

12 دورانِ سجدہ ناک کے کناروں پر نظر رہے۔ (ہندیہ: 72/1، م: رشیدیہ)

13 سجدہ کی جگہ پھونک وغیرہ نہ مارے۔

### پھونک مارنے پر وعید:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ سجدے کی جگہ پر پھونک مار کر پھر اس پر سجدہ کرنے سے انکارے پر سجدہ کرنا بہتر ہے۔ (مجمع الزوائد: 193/2، م: دارالکتب)

14 اور اتنی دیر سجدہ کرے کہ تین مرتبہ اطمینان سے ”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى“

کہہ سکے۔ (السنن للنسائی: 189/1، م: رحمانیہ. الفقه الاسلامی و ادلتہ: 897/2، م: رشیدیہ)

### سجدہ میں جلدی کرنے پر وعید:

حضرت ابو عبد اللہ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز پڑھنے والے کو دیکھا کہ رکوع و سجود جلدی جلدی کر رہا تھا، تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اسی حالت میں اس کو موت آگئی تو اس کی موت ملت محمدیہ پر نہیں

ہوگی۔ (مجمع الزوائد: 249/2، م: دارالکتب)





## سجدہ میں عمومی غلطیاں:

قیام سے سجدہ کی طرف آنے میں بھی متعدد غلطیاں کی جاتی ہیں:

(۱) بعض لوگ قیام سے اس طرح سجدے میں آتے ہیں کہ پہلے ہاتھ زمین پر لگاتے ہیں، یاد رکھیں اس میں دو غلطیاں ہوتیں، نمبر ایک تو یہ کہ جب وہ اس طرح جھکے گا تو رکوع کے بعد ایک اور رکوع کرتا ہوا سجدہ میں جائے گا اور نمبر دو وہ شرعی ترتیب اور جسمانی وضع سے ہٹ کر سجدہ کرے گا، کیونکہ حکم یہ ہے کہ سجدہ کی طرف آتے وقت جو جو حصہ اس کا زمین کے قریب ہے پہلے اسے زمین پر ٹیکے اور اس نے گھٹنے زمین پر ٹیکنے سے پہلے ہاتھ زمین پر ٹیک لیے ہیں۔

(۲) بعض لوگ ایسا کرتے ہیں کہ صرف سجدے کا اشارہ دیا اور ابھی جسم حرکت ہی میں ہوتا ہے کہ پھر فوراً اٹھ جاتے ہیں، جبکہ ایسا کرنا سنگین غلطی ہے، یاد رکھیں فقہاء کرام رحمہم اللہ نے سجدے کے اندر بھی رکوع کی طرح تین درجات تحریر فرمائے ہیں:

پہلا درجہ: اتنی دیر سجدے میں رہے کہ تمام ہڈیاں وغیرہ میں سکون پیدا ہو جائے، یہ فرض ہے۔ دوسرا درجہ: ایک تسبیح یعنی ایک مرتبہ ”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى“ کی بقدر ٹھہرنا واجب ہے۔ تیسرا درجہ: تین تسبیحات کی بقدر سجدے میں ٹھہرنا سنت ہے۔ (معارف السنن: 913 م: ایچ ایم سعید) اب جن لوگوں کا پہلا درجہ چھوٹ جائے ان کی تو سرے سے نماز نہیں ہوگی اور اگر دوسرا درجہ چھوٹ جائے تو بھول جانے کی صورت میں سجدہ سہو کر لینے سے نماز ہو جائے گی، جبکہ جان بوجھ کر ایسا کرنے

سے نماز دوبارہ لوٹانا ضروری ہے۔ (الترغیب و الترہیب: 1981، م: رشیدیہ) (۳) اسی طرح بعض لوگ دورانِ سجدہ ایک پاؤں یا دونوں پاؤں زمین سے اٹھا لیتے ہیں، حالانکہ پورے سجدے میں دونوں پاؤں کی انگلیاں مسلسل نہ صرف یہ کہ زمین پر ٹیکی رہیں بلکہ انہیں موڑ کر قبلہ رُو کرنے کی پوری کوشش کی جائے۔ (۴) اسی طرح بعض لوگ سجدہ میں اپنی کہنیوں کو رانوں پر ٹیک لیتے ہیں۔ (۵) یا پھر زمین پر بالکل بچھا کر سجدہ کرتے ہیں۔ واضح رہے کہ یہ تمام انداز غلط ہیں۔

سجدہ اور رکوع وغیرہ میں امام سے پہلے اپنا سر نہ اٹھائے۔

15

### امام سے پہلے سر اٹھانے پر وعید:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو آدمی اپنا سر رکوع یا سجدہ میں امام سے پہلے اٹھا لیتا ہے، کیا وہ اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کا سر بنا دیں یا اس کی شکل و صورت گدھے کی سی بنا دیں۔ (الصحيح للبحاری: 9611، م: قدیمی)

### جب دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھیں

پھر تکبیر کہتے ہوئے سجدہ سے سر اٹھا کر بائیں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھیں اور دایاں پاؤں اس طرح کھڑا کر لیں کہ اس کی انگلیاں مڑ کر قبلہ رُخ ہو جائیں۔

(السنن للنسائی: 18911، م: رحمانیہ. الفقه الاسلامی و ادلتہ: 89712، م: رشیدیہ)

دونوں ہاتھ رانوں پر اس طرح رکھیں کہ انگلیوں کے سرے گھٹنے کے ابتدائی کنارے تک پہنچ جائیں، نہ ان کناروں سے ہاتھ لٹکے ہوئے ہوں اور نہ ہی بہت پیچھے ہٹے ہوئے

1

2



ہوں۔ (السنن للنسائی: 189\1م: رحمانیہ. الفقه الاسلامی وادلته: 897\2م: رشیدیہ)

اس حالت میں نظر گوہ کی طرف رہے۔ (ہندیہ: 73\1م: رشیدیہ)

اتنی دیر بیٹھیں کہ اس میں کم از کم ایک مرتبہ ”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ“ یادو

مرتبہ ”رَبِّ اغْفِرْ لِي“ کہا جاسکے۔ (السنن للنسائی: 188\1م: رحمانیہ)

### جب دوسرا سجدہ کریں

اس کے بعد تکبیر کہتے ہوئے دوسرے سجدے میں جائیں، دوسرا سجدہ بھی پہلے

سجدہ کی طرح کیا جائے۔ (السنن للنسائی: 189\1م: رحمانیہ. ہندیہ: 75\1م: رشیدیہ)

### جب دوسری رکعت کے لیے اٹھیں

سجدے سے اٹھتے وقت پہلے پیشانی زمین سے اٹھائیں پھر ناک، پھر ہاتھ اور

پھر گھٹنے۔ (الجامع للترمذی: 38\1م: فاروقی. مجمع الزوائد: 269، م: دارالکتب العلمیہ. ہندیہ: 75\1م: رشیدیہ)

دونوں ہاتھ رانوں پر رکھ کر اپنے قدموں کے بل بالکل سیدھے کھڑے

ہو جائیں۔ (الجامع للترمذی: 16\1م: فاروقی. ہندیہ: 75\1م: رشیدیہ)

دوسری رکعت میں پہلے ”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ“ پڑھیں، اس کے

بعد سورہ فاتحہ، پھر اگر کوئی سورت پڑھنا ہو تو دوبارہ ”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ“

پڑھیں اور اگر آخر سورت یا درمیان سورت سے پڑھنا ہو تو ”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ

الرَّحِیْمِ“ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ (شرح معانی الآثار: 133\1م: رحمانیہ)

(وضاحت) اگر کوئی آدمی نمازوں میں ترتیب وار اور شروع سے قرآن پڑھتا آرہا ہے

اور وہ نمازوں میں قرآن ختم کرنا چاہتا ہے، تو اس کے لیے درمیان سورت سے بھی پڑھنا درست ہے، ورنہ عام حالات میں یا تو مکمل سورت پڑھے یا پھر کسی سورت کے آخر سے پڑھا کرے۔

(رد المحتار: 541\1، م: سعید، ہندیہ: 75\1، م: رشیدیہ، الفتاویٰ التاتاریخانیہ: 66\2، م: فاروقیہ)

## جب قعدہ میں بیٹھیں

1 دوسری رکعت کے دوسرے سجدے سے سر اٹھانے کے بعد قعدہ میں بیٹھیں، قعدہ میں بیٹھنے کا وہی طریقہ ہے جو دو سجدوں کے درمیان بیٹھنے کا ہے۔

(السنن لأبی داؤد: 145\1، م: رحمانیہ، ہندیہ: 75\1، م: رشیدیہ)

2 قعدہ میں التحیات پڑھیں، جب ”أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کی ”لا“ پر پہنچیں تو شہادت کی انگلی اٹھا کر اشارہ کریں اور ”إِلَّا اللَّهُ“ پر گرا دیں۔

(السنن لأبی داؤد: 145\1، م: رحمانیہ، مراقی الفلاح: 269، م: قدیمی)

3 اشارے کا طریقہ یہ ہے کہ بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کو ملا کر حلقہ بنائیں، چھنگلی اور

اس کے برابر والی انگلی بند کر لیں۔ (آثار السنن: 140، م: رحمانیہ، مراقی الفلاح: 269، م: قدیمی)

4 اور شہادت کی انگلی اس طرح اٹھائیں کہ انگلی قبلے کی طرف جھکی ہوئی ہو، بالکل

سیدھی آسمان کی طرف نہ ہو، اور ”إِلَّا اللَّهُ“ کہتے وقت انگلی اس طرح

جھکالیں کہ شہادت والی انگلی اور بیچ کی انگلی کا درمیانہ جوڑ برابر ہو جائے اور

شہادت والی انگلی کا اگلا حصہ اس طرح جھکا ہو کہ گھٹنے پر نہ لگے، بلکہ ٹھوڑا سا اٹھا

رہے اور آخر نماز تک اسی حالت پر رکھی جائے۔

(السنن للنسائی: 189\1، م: رحمانیہ، مجمع الانہر: 151\1، م: المنار، الموسوعة الفقهية: 82\27، م: علوم اسلامیہ)



## سلام پھیرتے وقت

1 پھر دُرو اور دُعا پڑھ کر ”السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ“ کہہ کر دائیں جانب چہرہ پھیر دیں اور اس جانب والے انسانوں اور فرشتوں کو سلام کی نیت کریں۔ (الجامع للترمذی: 3911 م: فاروقی. ہندیہ: 7611 م: رشیدیہ)

2 سلام کے وقت جب گردن موڑیں تو نظر کندھے پر ہو اور گردن اس حد تک موڑیں کہ رخسار کی سفیدی پیچھے والوں کو نظر آنے لگے۔

(الصحيح لمسلم: 26011 م: رحمانیہ. مجمع الزوائد 26512 م: دارالکتب العلمیہ. ہندیہ: 7611 م: رشیدیہ)

3 پھر اسی طرح بائیں جانب بھی سلام پھیریں اور اس جانب والے انسانوں اور فرشتوں کو سلام کی نیت کریں۔ (الجامع للترمذی: 3911 م: فاروقی. ہندیہ: 7611 م: رشیدیہ)

4 اور امام کی جانب سلام پھیرتے ہوئے امام کی نیت بھی کریں اور اگر امام کے بالکل پیچھے ہوں تو دونوں جانب میں امام کی نیت کریں اور اس طرح نماز مکمل کر لیں۔ (ہندیہ: 7511 م: رشیدیہ)

5 پھر دوسرے سلام کے بعد پہلے ایک یا تین مرتبہ ”اللَّهُ أَكْبَرُ“ کہیں پھر تین مرتبہ ”أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ، أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ، أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ“ پڑھیں۔

(الصحيح لمسلم: 26211 م: رحمانیہ. مرقاة: 3813 م: التجاریہ)

## جب دُعا کریں

1 ہاتھ سینے کے برابر اٹھائیں اور دونوں ہاتھوں کے درمیان معمولی سا فاصلہ رکھیں، ہاتھوں کے اندرونی حصے کو چہرے کے سامنے رکھیں۔

(السنن لأبی داؤد: 21911 م: رحمانیہ. رد المحتار: 50711 م: سعید)



# اہم اطلاع

اسکول، کالج، یونیورسٹی کے طلبہ و اساتذہ، تاجر، ملازمت پیشہ افراد، مساجد کے نمازیوں اور ریٹائرڈ حضرات کے لیے 40 احادیث، 40 دعاؤں، 80 مسائل، 40 عقائد اور 40 من گھڑت باتوں کی نشاندہی پر مشتمل حسین گلدستہ بنا

# 40

# اسباق

یہ کتاب عورتوں، مردوں، بچوں اور بوڑھوں سب کے لیے ایک دینی اور شرعی ضرورت ہے

ایک ایسی کتاب جو اپنے پڑھنے والے کو دین کے بنیادی علم کے ساتھ ساتھ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے آراستہ کرے۔

الحمد للہ یہ کتاب اب ملک بھر میں متعدد جگہ درجہ حفظ و ناظرہ، اسکولوں سمیر کیپوں اور مساجد کے نمازیوں میں پڑھائی جا رہی ہے۔

اور دیگر بہت سی خوبوں کے ساتھ

مضبوط جلد

آسان اور عام فہم انداز

دیدہ زیب نائٹل

رنگین ٹوکرا اور عمدہ طباعت

خصوصیات:

0321-6910186  
0334-7908013

جامعۃ الحسن ساہیوال 584/k بلاک نزد جامع مسجد بلال فرید ناؤن ساہیوال

ملنے کا پتہ

## اطلاع

اللہ کے فضل و کرم سے جامعۃ الحسن ساہیوال شب و روز عوام الناس اور خصوصاً اہل علاقہ کی دینی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے کوشاں ہے۔ آپ کے اسی ادارے کے لیے اللہ کریم نے محض اپنے فضل و کرم سے چند ماہ قبل ذاتی جگہ کا بندوبست کر دیا تھا۔ اب خوشی کی خبر یہ ہے کہ جامعہ کی تعمیر کے لیے ایسا نقشہ ترتیب دیا گیا ہے جس میں جامعہ کے موجودہ تمام شعبہ جات و ضروریات اور آئندہ جو شعبہ جات رکھنے کا عزم ہے وہ سب اس میں سما سکیں۔ اس کا خاکہ پبلسمنٹ اور تین منزلہ عمارت کی صورت میں سامنے آیا ہے جس پر بجز اللہ تعالیٰ کام بھی شروع ہو چکا ہے۔ اس منصوبے کی ابتدائی لاگت آرکیٹیکچر اور انجینئر حضرات کروڑوں میں بتا رہے ہیں۔ یقیناً ہمارے لیے یہ بہت بڑی مالیت ہے مگر اللہ کریم کے لیے تو کچھ مشکل نہیں، ان شاء اللہ وہ اپنے فضل و کرم سے اسے ضرور پورا فرمائیں گے۔ آپ سے گزارش ہے کہ ہمیشہ کی طرح اپنی مستجاب دعاؤں اور کسی بھی طرح کی اعانت کے ذریعے اس عظیم صدقہ جاریہ میں اپنا حصہ ضرور شامل کیجیے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

**منجانب: جامعۃ الحسن ساہیوال**

**dqswl.com**